قرض معاف کر دیا، تو کیا اس کی زکوۃ ادا کرنی ہوگی؟

ریفرنس نمبر:Nor.12738

تاریخ:28-02-2023

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید نے 2017 میں بکر اور خالد کو 3 سال کے لیے ایک ایک لاکھ روپیہ قرض دیا تھا۔ تین سال گزر گئے، مگر وہ دونوں مالی اسباب نہ ہونے کے سبب قرض ادا نہیں کر سکے۔ اس کو اب 6 سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ بکر اب بھی قرض ادا کرنے پر قادر نہیں اور بکر شرعی فقیر ہے، جبکہ خالد ادائیگی کی قدرت رکھتا ہے اور غنی بھی ہے، لیکن زید نے دونوں کو قرض معاف کر دیا ہے، بکر کو اس کی ناداری کے سبب اور خالد کو اس سبب کہ خالد اس کا بہنوئی ہے۔ زید نے 6 سالوں میں ان دو لاکھ روپے کی زکوۃ بھی نہیں نکالی۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ آیا زید پر اس رقم کی گزشتہ 6 سالوں کی زکوۃ ادا کرنا لازم ہے؟ اگر لازم ہے، تو پچھلے سالوں کی زکوۃ نکالنے کا طریقہ کار کیا ہوگا؟ واضح رہے کہ زید کئی سالوں سے صاحبِ نصاب ہے اور ہر سال زکوۃ نکالتا رہتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جو رقم زید نے بکر اور خالد کو معاف کی وہ معاف تو ہو گئی، البتہ سائل نے جو یہ سوال کیا ہے کہ معاف کرنے سے قبل تقریبا 6 سال یہ رقم واجب الاداء کے طور پر ان دونوں پر قرض تھی اور اس دوران

زید نے اس رقم پر زکوۃ بھی ادا نہیں کی، تو معاف کر دینے پر 6 سال کی زکوۃ کا حکم کیا ہو گا؟ اس سوال کے جواب میں کچھ تفصیل ہے۔

پوچھی گئی صورت میں زید نے بکر کو جو رقم معاف کر دی اس رقم کی کسی بھی سال کی زکوۃ نکالنا زید پر لازم نہیں ہے، کیونکہ مقروض اگر شرعی فقیر ہو، تو اس کو قرض معاف کر دینے سے مال ہلاک ہو جاتا ہے اور وجوبِ زکوٰۃ کے بعد جو مال ہلاک ہو جائے اس پر زکوٰۃ لازم نہیں رہتی، البتہ زید نے جو رقم خالد کو معاف کی ہے، تو اس کی 6 سالوں کی زکوۃ زید نکالے گا، کیونکہ مقروض اگر غنی یعنی مالدار ہو، تو اس کو قرض معاف کر دینا اپنے مال کو خود ختم کرنا، ایک طرح سے معنوی طور پر خرچ کرنا ہے اور وجوبِ زکوۃ کے بعد جو مال خرچ کیا جائے، اس کی وجہ سے ماضی کی واجب الاداء زکوۃ ساقط نہیں ہوتی۔

جو رقم زید نے خالد کو اب معاف کی یعنی ایک لاکھ روپے اس کے پچھلے 6 سالوں کی زکوۃ کی ادائیگی کا طریقہ کار یہ ہے کہ پچھلے ہر سال کی زکوۃ کو اگلے سال کے پیسوں میں سے مائنس کیا جائے گا، مائنس کرنے کے بعد جو رقم بچ جائے گی، اگلے سال اتنے پر زکوۃ لگے گی مثلاً:

پہلے سال ایک لاکھ روپے کی زکوۃ ڈھائی فیصد کے حساب سے 2500 روپے بنی، اس زکوۃ کو اگلے سال میں مائنس کیا، تو اگلے سال کی رقم 97500 باقی رہ گئی، لہذا 97500 کے حساب سے دوسرے سال کی زکوۃ 2437.5 بنی، تیسرے سال کی زکوۃ 95062.5 کے حساب سے 2376.56 بنی، چوتھے سال کی زکوۃ 92685.94 کے حساب سے 2317.14 بنی، پانچویں سال کی زکوۃ 90367.86 کے حساب سے 2259.19 بنی اور چھٹے سال کی زکوۃ 88108.67 کے حساب سے 2202.71 بنی۔

آسانی کے لیے اس چارٹ کی روشنی میں واجب الاداء زکوۃ کی تفصیل سمجھیں، اس کی مدد سے 2018 سے 2023 کے درمیان 6 سالوں کا حساب با آسانی لگایا جا سکتا ہے۔ زکوۃ میں چونکہ چاند کے

حساب سے سال کو شمار کیا جاتا ہے، اس لیے چارٹ میں قمری حساب کے اعتبار سے سال لکھے گئے ہیں۔

سال	قمری سن	قابلِ زکوۃ رقم	زکوۃ
1	1439ھ	1لاکھ روپے	2500روپے
2	1440ھ	97500روپے	2437.5روپے
3	1441ھ	95062.5روپے	2376.56روپے
4	1442ھ	92685.94روپے	2317.14روپے
5	1443ھ	90367.86روپے	2259.19روپے
6	1444ھ	88108.67روپے	2202.71روپے
کل واجب الادا زکوۃ: 14093.1روپے			

بحر الرائق اور درّ مختار میں ہے، واللفظ للبحر: "اذا ابرا المديون منه بعد الحول فانه لا زكاة عليه فيه سواء كان ثمن مبيع او قرضا او غير ذلك صرح به قاضي خان في فتاويه لكن قيده في المحيط بكون المديون معسرا اما لو كان موسرا فهو استهلاك وهو تقييد حسن يجب حفظه "یعنی جب دائن مدیون کو سال پورا ہونے کے بعد دین سے بری کر دے، تو دائن پر اس دین کی زکوۃ لازم نہیں ہو گی، خواہ وہ دین مبیع کی قیمت ہو یا قرض ہو یا اس کے علاوہ کسی اور قسم کا دین ہو۔ امام قاضی خان علیہ الرحمۃ نے اپنے فتاوی میں اس کی صراحت کی ہے۔ لیکن محیط میں مدیون کو معسر یعنی تنگدست کے ساتھ مقید کیا ہے، البتہ اگر مدیون غنی ہو، تو اس کو دین معاف کرنا، مال کو ہلاک کرنا کہلائے گا۔ (یعنی اس صورت میں اس پر زکوۃ لازم ہو گی) اور یہ معسر والی قید اچھی ہے، اس کو یاد کر لینا لازم ہے۔

(بحر الرائق، ج2، ص225، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی، بیروت)

استہلاک یعنی مال ہلاک کرنے کی صورت میں زکوۃ ساقط نہیں ہوگی، جبکہ ہلاک یعنی خود ختم ہوجائے ،اس صورت میں زکوۃ ساقط ہوجائے گی،جیساکہ درمختار میں ہے:"ولافی ھالك بعد وجوبھا۔۔۔ لتعلقھا بالعین لا بالذمة وان ھلك بعضه سقط حظه۔۔۔ بخلاف المستھلك بعد الحول لوجود التعدی"یعنی وجوب زکوۃ کے بعد ہلاک ہوجانے والے مال پر زکوۃ نہیں، کیونکہ زکوۃ کا تعلق اس مال سے تھانہ کہ ذمہ کے ساتھ اور اگر مال کا کچھ حصہ ہلاک ہوا، تو اس کے مطابق زکوۃ ساقط ہوگی، البتہ اگر سال گزرنے کے بعد مال ہلاک کیا، توزکوۃ ساقط نہیں ہوگی، کیونکہ یہاں تعدی پائی گئی ہے۔

مال دار قرض دار کو قرض معاف کرنا استہلاک ہے، جیساکہ درمختار کی مذکورہ عبارت کے تحت فتاوی شامی میں ہے:"ومن الاستھلاك ما لو ابرا مدیونه الموسر"یعنی مال دار مدیون کو دین معاف کرنا بھی استہلاک کی ایک صورت ہے۔ (الدرّالمختارو ردالمحتار،ج3،ص207،209،مطبوعہ ملتان)

قرض معاف کرنے پر زکوۃ لازم ہونے سے متعلق شیخ الاسلام والمسلمین امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:" جبکہ مال پر سال گزر گیا اور زکوٰۃ واجب الاداء ہوچکی، اور ہنوز نہ دی تھی کہ مال کم ہوگیا، یہ تین حال سے خالی نہیں کہ سبب کمی استہلاک ہوگا یا تصدّق یا ہلاک۔ **استہلاک کے یہ معنی کہ اس نے اپنے فعل سے اُس رقم سے کچھ اتلاف، صرف کرڈالا، پھینک دیا، کسی غنی کو ہبہ کر دیا۔** اور یہاں تصدّق سے یہ مراد کہ بلانیتِ زکوٰۃ کسی فقیر محتاج کو دے دیا۔ اور ہلاک کے یہ معنی کہ بغیر اس کے فعل کے ضائع و تلف ہوگیا، مثلاً: چوری ہوگئی یازروزیور کسی کو قرض وعاریت دے دیا، وہ مکر گیا اور گواہ نہیں یامر گیااور ترکہ نہیں **یامال کسی فقیر پر دین تھا، مدیون محتاج کو ابرا کر دیاکہ یہ بھی حکم ہلاک میں ہے۔**" (فتاوی رضویہ،ج10،ص90،91،رضافاؤنڈیشن،لاہور)

اسی سے آگے استہلاک اور ہلاک کی صورت میں زکوۃ کے حکم سے متعلق آپ علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "اب صورتِ اُولیٰ یعنی استہلاک میں جس قدر زکوٰۃ سال تمام پر واجب ہولی تھی، اُس میں سے ایک حبّہ نہ گھٹے گا، یہاں تک کہ اگر سارا مال صَرف کر دے اور بالکل نادار محض ہو جائے تاہم قرضِ زکوٰۃ بدستور ہے۔۔۔رہی صورتِ ثالثہ یعنی ہلاک، اس میں بالاتفاق کم یا بہت جس قدر تلف ہو بحساب اربعہ متناسبہ اُتنے کی زکوٰۃ ساقط ہو گی اور جتنا باقی رہے، اگرچہ نصاب سے بھی کم، اُتنے کی زکوٰۃ باقی۔"

(ایضاً،ص91، 95)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "سال تمام کے بعد مالک نصاب نے نصاب خود ہلاک کر دی، تو زکاۃ ساقط نہ ہو گی، مثلاً: جانور کو چارا، پانی نہ دیا گیا کہ مر گیا زکاۃ دینی ہو گی۔ **یوہیں اگر اُس کا کسی پر قرض تھا اور وہ مقروض مالدار رہے، سال تمام کے بعد اس نے معاف کر دیا، تو یہ ہلاک کرنا ہے، لہٰذا زکاۃ دے اور اگر وہ نادار تھا اور اس نے معاف کر دیا، تو ساقط ہو گئی۔**"

(بہار شریعت، ج1، حصہ4، ص899، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

07شعبان المعظم1444ھ/28فروری2023ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے